

34561-اہل قبرستان کو سلام کرنے کا طریقہ

## سوال

قبرستان میں جا کر کیسے سلام کرتے ہیں؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام پر سلام پڑھنے کے طریقے میں کوئی فرق ہے؟ کیا یہ صحیح ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر "السلام علیک یا رسول اللہ" کہیں اور قبرستان میں جا کر "السلام علیکم یا اہل القبور" کہیں؟ یا یہ کتنا مشرک ہوگا؟

## پسندیدہ جواب

مردوں کے لیے قبرستان کی زیارت کرنا مسحی ہے؛ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا بریڈہ بن حصیب رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مطابق فرمایا: (میں تمہیں قبرستان جانے سے روکا کرتا تھا، اب تم قبرستان جایا کرو) مسلم: (977) اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ: (یہ تمہیں آخرت کی یاد دلانے کی۔) اس روایت کو امام احمد: (1240) اور ابن ماجہ: (1569) نے بیان کیا ہے اور علامہ البانی نے اسے صحیح ابن ماجہ میں صحیح قرار دیا ہے۔

نیز یہ بھی مسحی ہے کہ جب کوئی مسلمان قبرستان جائے تو وہاں مدفن لوگوں کو مسنوں الفاظ میں سلام کئے اور ان کے لیے دعا کرے، یہ الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو سکھائے تھے، چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہے کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ کے رسول! میں مدفن لوگوں کے لیے کیسے دعا کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کو: «السلام علی ائل الذیارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِینَ وَرَبِّکُمُ اللَّهُ أَنْتَ شَهِيدٌ مِنْ بَعْدِهِمْ وَإِنَّ شَهِيدَنَّ شَاءَ اللَّهُ بِمُكْثُرٍ لَّا جُحْوَنَ» ترجمہ: قبروں والے مومونوں اور مسلمانوں پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ ہمارے پیش رو اور بعد میں آنے والے سب لوگوں پر رحم فرمائے، اور یقیناً ہم سب بھی ہمارے ساتھ ملنے والے ہیں۔) مسلم: (974)

تمہارے ساتھ ملنے والے میں، ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت طلب کرتے ہیں۔) مسلم: (975) «السلام علیکم اہل القیارہ من المؤمنین وآلیکم شاء اللہ لا حظون، اسئل اللہ شا و لکم الشانیہ» ترجمہ: قبروں والے تم مومنوں اور مسلمانوں پر سلامی ہو، اور یقیناً ہم سب بھی

اور صحابہ کرام کی قبروں پر بھی سابقۃ دعائیں جی پڑھی جائیں گی، ان کی قبروں کے لیے کوئی خاص دعا نہیں ہے۔

بعض اہل علم سلام کے ان الفاظ میں مزید کچھ اضافہ بھی کرتے ہیں کہ : {السلام علیک یا خیرۃ اللہ من خلقیہ، السلام علیک یا سیدۃ المؤمنین... اخہد انک تلخیفۃ الرسالۃ} یعنی : اے اللہ کی مخلوق میں سے سب سے بہتر بن شخصت آے رسول ملتی ہو، اے سید المرسلین، آے رسول ملتی ہو، ۔۔۔ میں گواہ دیتا ہوں کہ آے نے بغایم رسالت پہنچادا۔

، يَكْسِبُ : الْأَذْكَارُ، إِنْ عَالَمَ نَوْدِي، صَفْحَةٌ : 174، الْمَغْنَثُ، إِنْ اَنْتَ قَاءٌ : (5/466).

علامہ طبری رحمہ اللہ کئی میں: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں صحابہ کرام کی قبروں کی زیارت کرنے والا مذکورہ لمبا سلام کے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن پھر بھی منقول الفاظ پر اکتفا کرنا زیادہ بہتر ہے۔ ختم شد  
علامہ طبری کا مطلب یہ ہے کہ: جو الفاظ صحابہ کرام سے منقول ہیں انہی پر اکتفا کرے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ مناسک حج و عمرہ کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"مسجد نبوی میں جیسے ہی پچھے سب سے پہلے حسب توفیق توفیق نوافل ادا کرے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں صحابہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھنے کے لیے روانہ ہو۔

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے سامنے قبلے کی جانب پڑھ کر کے اور قبر کی جانب رخ کر کے کھڑا ہو اور کے: {السلام عليكَ أباً إِبْرَاهِيمَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ} یعنی: اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلامتی، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

اور اسی طرح کے دیگر مناسب الفاظ بھی شامل کر لے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے مثلاً: کہ: {السلام عليكَ يا خليلَ اللَّهِ وَأَنْيَتَهُ عَلَى وَجْهِيِّهِ وَخَيْرَتَهُ مِنْ خَلْقِهِ، أَشَهَدُ أَنِّيَ تَلَقَّتَ الرِّسَالَةَ وَأَذَّيْتَ الْأَنْتَيْهُ وَلَصَحَّتَ الْأَمْمَةَ، وَجَاهَتَ فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ} یعنی: اے خلیل اللہ، وحی الہی کے امین، خلیف خدا کے بہترین فرد آپ پر سلامتی ہو، میں کوہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپ نے پیغام رسالت پہنچایا، اپنی ذمہ داری ادا کر دی، اور امانت کی خیر خواہی کے ساتھ راہ الہی میں کماحت جہاد بھی کیا۔

اور اگر سلام کے منقول الفاظ پر اکتفا کرے تو یہ اچھا ہے، چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جس وقت سلام پڑھتے تو کہا کرتے تھے: {السلام عليكَ يا مَوْلَانَ اللَّهِ، الْسَّلَامُ عَلَيْكَ يا أَبَا بَكْرٍ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يا أَبَا عُثْمَانَ} یعنی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلامتی ہو، اے ابو بکر آپ پر سلامتی ہو، اے میرے والد محترم آپ پر سلامتی ہو۔ اور پھر حلے جاتے۔

2- اس کے بعد اپنی دائیں جانب مزید آگے بڑھے تاکہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سامنے ہو جائے اور کے: {السلام عليكَ يا أَبَا بَكْرٍ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يا خلِيْفَ رَبِّ الْمُلْكِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْمَتِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مُحَمَّدٌ خَيْرُ أَمْمَاتِيَّةِ} یعنی: اے ابو بکر آپ پر سلامتی ہو، اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امت محمدیہ کے لیے خلیف آپ پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہوا، اور اللہ تعالیٰ آپ کو امت محمدیہ کی جانب سے بہترین صدی عطا فرمائے۔"

3- پھر اس کے بعد مزید اپنی دائیں جانب بڑھے تاکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ہو جائے اور کے: {السلام عليكَ يا عُمَرُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ وَجَرَأَكَ عَنْ أَمْمَةِ مُحَمَّدٍ خَيْرِ أَمْمَاتِيَّةِ} یعنی: اے عمر- رضی اللہ عنہ- آپ پر سلامتی ہو، اے امیر المؤمنین آپ پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہوا، اور اللہ تعالیٰ آپ کو امت محمدیہ کی جانب سے بہترین صدی عطا فرمائے۔

یہاں یہ بھی خیال رہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں صحابہ کرام پر سلام نہایت ادب، اور دھمی آواز میں پڑھا جائے؛ کیونکہ مسجد میں آواز بلند کرنا منع ہے، اور مسجد نبوی میں اور قبر نبوی کے پاس تو آواز مزید دھمی ہونی چاہیے۔"

مناسک الحج و الحمّة والمشروع في الزيارة، صفحہ: (107، 108)

قبرستان جا کر کسی کا یہ کہنا کہ: السلام علیکم، یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کرتے ہوئے السلام علیک یا رسول اللہ کہنا یہ کوئی شرک نہیں ہے؛ کیونکہ یہ مردوں سے حاجت روانی اور مشکل کشانی کا مطالبہ نہیں ہے؛ بلکہ یہ تو انہی فوت شدگان کے لیے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کو موت کے بعد ملنے والے عذاب قبر، حشر و نشر، حساب کتاب، اور قیامت کی ہونکی جسی ہے۔ قسم کی نظرے کی چیزوں سے انہیں محفوظ رکھے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گوہیں کہ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں ڈھیر وں سلامتی اور عافیت عطا فرمائے۔

واللہ اعلم

مزید کے لیے دیکھیں :  
زادہ مستحق، صفحہ : (473/5)، اور دیکھیں : آشراط الساعۃ، از ڈاکٹر یوسف الوابل، صفحہ : (337)